سوال

(216) بلامعاوضہ یا بغیر ریاکاری کے میت کےلیے قرآن خوانی کا اہتمام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مفتی صاحب کا ارشاد ہے کہ ''یہ تو صحیح ہے نبی کریمﷺ یا صحابہ کرام علیہم السلام میں سے کسی نے ایصالِ ثواب کےلیے قرآن خوانی کا موجودہ طریقہ نہیں اپنایا لیکن وہ لوگ عامل قرآن تھے۔ اور کثرت سے تلاوت کا اہتمام کرتےتھے اور یوں اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کردیا کرتےتھے۔ لیکن موجودہ دور کے مسلمان قرآن سے دُور ہیں اور الا ماشاء اللہ تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں لہٰذا اگر وہ (۱) بلامعاوضہ (۲) بغیر ریاکاری کے قرآن خوانی کا اہتمام کریں تو جائز ہے؟ آپ کی رائے درکار ہے۔ (محمد رافع بن جمیل۔ شرف آباد) (۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن خوانی کی صورت میں ایصالِ ثواب کا موجودہ طریق کار بدعت ہے۔ کتاب و سنت اور سلف صالحین کے عمل سے قطعاً ثابت نہیں۔

'اَلْخَیْرُ فِی الاتِّبَاعِ وَالشَّرُّ کُلُّ الشَّرِّ فِی الاِبْتِدَاعِ'

''ساری بھلائی پیروی میں ہے اور ساری برائی بدعت کی ایجاد میں ہے۔''

دین اسلام ہماری فکر اور سوچ کا محتاج نہیں بلکہ ہمیں خود اپنے قلوب و اذہان کو اس کے تابع کرنا ہوگا۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شئے عہدِ رسالت میں دین تھی وہ آج بھی دین اور جو اُس وقت دین نہیں تھی وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی اور جو شخص بدعت کا موجب ہے وہ گویا یہ سمجھتا ہے کہ محمدﷺ نے (نعوذ باللہ) پیغام رسانی میں خیانت کی ہے۔ جب کہ اللہ کا ارشاد ہے: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ... (المائدۃ:۳) لہٰذا مولوی صاحب کا خیال محض توہم پرستی ہے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 224

محدث فتویٰ